

ہوا ہے۔

محبوب کو دیکھنے کے لیے ہزاروں نگاہیں بیتاب ہیں وہ اس کے درو دیوار پر جم گئی ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ شاید اس کے حسن کی کوئی جھلک نظر آجائے اور ان کے لیے تسکین کا سامان ہم پہنچے۔ اب محبوب کو دعوت دے رہے ہیں کہ یہاں صرف انتظار کا سودا بکتا ہے اور خوبی یہ ہے کہ اس دعوت میں اپنا مطلب بھی پیش نظر ہے۔ یعنی محبوب آئے گا تو بہر حال اس کے دیدار سے شرف پانے کا موقع مل جائے گا۔

۶۔ شرح : جب کبھی میرے دل میں گریے کا طوفان اٹھا اور میں رونے پر آمادہ ہوا تو میرے درو دیوار فوراً پاؤں پر گر پڑے اور منت و خوشامد شروع کر دی کہ خدا کے لیے رک جا، ورنہ ہمارا کوئی ٹھکانا باقی نہیں رہے گا۔ تو روئے گا تو اشکوں کا ایک سیل بہ نکلے گا، جو ہمیں بہا لے جائے گا۔

شعر میں لطف کا خاص پہلو یہ ہے کہ درو دیوار کا پاؤں پر گرنا بجائے خود ان کے تباہ ہو جانے کا نقشہ پیش کرتا ہے، یعنی شعر کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ جب میں نے رونے کا سر و سامان کیا تو درو دیوار میرے اشکوں کے سیل میں بہ گئے۔

۷۔ شرح : محبوب میرے گھر کے پاس آ رہا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ میرے درو دیوار کا سایہ اس کی قیام گاہ پر پڑ رہا ہے۔ اس طرح میرے درو دیوار سائے کے ذریعے سے محبوب کے درو دیوار پر قربان ہونے لگے۔

۸۔ شرح : اے محبوب! تیرے بغیر ہمیں اپنے گھر کا آباد رہنا بڑا معلوم ہوتا ہے۔ یہ آبادی نگاہوں میں کھٹک رہی ہے اور کھٹک کا خاتمہ ہی یہ ہے کہ آنکھوں میں آنسو آجائیں۔ گویا جب ہماری نظر درو دیوار پر پڑتی ہے تو ساتھ ہی رونا آجاتا ہے۔ رونے کا سبب خود بیان کر دیا، یعنی محبوب کے بغیر گھر نظروں میں کھٹکتا ہے، لیکن درو دیوار کو دیکھ کر ہمیشہ رونے سے یہ مفہوم بھی پیدا ہوتا ہے کہ مسلسل رونا اور آنسو بہانا آخر انہیں بہا لے جائے گا اور درو دیوار بہ جائیں گے تو گھر آباد نہیں رہے گا، برباد ہو جائے گا۔ گویا گھر کا برباد ہونا بھی رونے کا ایک سبب بنا۔